نظرات

پچھلے دنوں جامع مسجد دہلی کے علاقے میں جو واقعات پیش آئے اور ان کے سلسلہ میں پولس نے جس بربریت وبہیمیت کا مظاہرہ کیا ہے اس کی جتنی بھی مذمت اور اس پر اظہار افسوس کیا جائے کم ہے، آج کل جلسہ وجلوس، نعرہ بازی، پولس پر پتھراؤ روزمرہ کی چیزیں بن گئی ہیں لیکن یہ اندھیر تو کہیں بھی نہیں ہوتا کہ چند سو انسانوں کے مجمع پر اپنی حفاظت کے نام پر پولس بے تحاشا فائرنگ اس طرح شروع کردے کہ دس افراد (جن میں اکثر اٹھتی عمر کے نوجوان تھے) خاک وخون میں غلطاں ہوکر جاں بحق ہوجائیں، سترہ اٹھارہ برس کی ایک لڑکی اپنے گھر میں ہی گولی کا نشانہ بنے، دو یا تین آدمی آگ میں زندہ جل بھن کر بھسم کردیے گئے ہوں، پچاسوں زخموں سے چور ہوگئے ہوں، متعدد دکانوں کو آگ لگاکر خاک سیاہ کردیا گیا ہو اور کتنی ہی دکانوں کو کرفیو کی آڑ میں لوٹ لیا گیا ہو، پارلیمنٹ میں مخالف پارٹیوں نے اس معاملہ کو بہت زور شور سے اٹھایا اور پرجوش تقریریں کیں، لیکن اب تک گورنمنٹ نے ان واقعات کے لئے کوئی انکوائری کمیٹی بھی مقرر نہیں کی ہے، اور مظلوم وستم رسیدہ انسانوں میں روپیہ تقسیم کرکے ان کے آنسو پونچھنے کی کوشش کر رہی ہے، لیکن عدل وانصاف کا تقاضا اسی وقت پورا ہوسکتا ہے جب کہ مجرمین کو ان کے جرم کی سزا ملے، تاکہ ان بھیانک مظالم کا مظاہرہ یہاں وہاں پھر کبھی نہ ہو اور کارکنان حکومت ڈسپلن کے پابند رہیں۔

ساتھ ہی ہم کو مسلمانوں سے یہ کہنا ہے کہ زندگی کا یہ کیا ڈھنگ ہے کہ نہ اسلامی تعلیمات کا پاس اور لحاظ ہے، نہ اپنے اہم تعمیری مسائل کی فکر ہے، نہ دوست اور دشمن میں امتیاز ہے، نہ زبان پر قابو ہے اور نہ عمل اور کردار ڈسپلن کے پابند ہیں۔ نہ ماحول اور حالات گرد وپیش کا کوئی احساس ہے، نہ جذبات عقل وہوش کے تابع ہیں، نہ اپنی بے مائگی اور تہی دامنی کا ادراک ہے، بس جذبات میں آ کر